عقیقہ کرنے میں لڑکے اور لڑکی کی طرف سے کتنے بکرے ہونے چاہیے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے دو بیٹے ہیں اور میں نے نیت کی ہے کہ مجھے ان کا عقیقہ کرنا ہے، البتہ میرے پاس زیادہ وسائل نہیں ہیں، تو کیا دونوں بیٹوں کی طرف سے دو بکرے قربان کر سکتی ہوں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مستحب اور بہتر یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکرے یا دو دُنبے یا دو بکریاں یا بڑے جانور میں دو حصے شامل کیے جائیں، لیکن اگر دو کی بجائے ایک بکرا قربان کیا تو یہ بھی جائز ہے۔ سنتِ عقیقہ ادا ہو جائے گی۔ ایک روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما کی طرف سے ایک ایک دنبہ ہی بطورِ عقیقہ ذبح فرمایا تھا، لہذا صورتِ مسئولہ میں آپ دونوں بیٹوں کی طرف سے دو بکرے قربان کر سکتی ہیں۔

"سنن ابی داؤد" میں حدیث صحیح ہے: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما کی طرف سے ایک ایک دنبہ بطورِ عقیقہ ذبح فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، جلد 04، صفحہ 461، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت)

یعنی ایک دنبہ ایک نواسے کی طرف سے تھا، چنانچہ اس حدیث کی شرح میں علامہ طیبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا: عق عن کل واحد بکبش۔ ترجمہ: یعنی ہر ایک نواسے کی طرف سے ایک دنبہ عقیقہ کے لیے قربان فرمایا۔ (شرح المشکاۃ للطیبی، جلد 09، صفحہ 2835، مطبوعہ ریاض)

لڑکے کی طرف سے دو بکروں یا دنبوں کا ہونا مستحب ہے، شرط نہیں، چنانچہ "فتح الباری بشرح صحیح البخاري" میں ہے: علی تقدیر ثبوت روایۃ أبي داود فلیس في الحدیث ما یرد بہ الأحادیث المتواردۃ في التنصیص علی التثنیۃ للغلام، بل غایتہ أن یدل علی جواز الاقتصار، وھو کذلك، فإن العدد لیس شرطا بل مستحب۔ ترجمہ: اگر سنن ابو داؤد کی روایت کو ثابت مان لیا جائے، تب بھی یہ روایت اُن احادیث کو رد نہیں کرتی جن میں لڑکے کے لیے دو جانوروں کی صراحت متواتر طور پر وارد ہوئی ہے۔ بلکہ سنن ابو داؤد کی روایت زیادہ سے زیادہ ایک جانور پر اکتفا کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے، کیونکہ عقیقہ میں تعداد شرط نہیں، بلکہ مستحب ہے۔ (فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب العقیقۃ، جلد 09، صفحہ 592، دار المعرفۃ، بیروت)

”فتح الودود فی شرح سنن اَبی داود“ میں ہے: فعلم أن الاکتفاء بواحد جائز وأن الأمر بالاثنين محمول على الندب۔ ترجمہ: پس معلوم ہوا کہ ایک جانور پر بھی اکتفاء کرنا جائز ہے اور روایات میں دو جانوروں والی بات کو ”مستحب“ پر محمول کیا جائے گا۔ (فتح الودود فی شرح سنن اَبی داود، جلد03، صفحہ229، مطبوعہ مصر)

”العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ“ میں ہے: لو ذبح عن الغلام شاة وعن الجارية شاة جاز؛ لأن «النبي صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا»۔ ترجمہ: اگر لڑکے لڑکی دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری ہی عقیقہ میں قربان کردی، تو یہ بھی جائز ہے، کیونکہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما کی طرف سے ایک ایک دنبہ بطورِ عقیقہ ذبح فرمایا۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، جلد2، صفحہ212، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1403ھ/1982ء) لکھتے ہیں: عقیقہ میں ایک لڑکے کے لیے ایک بکری یا گائے کا ساتواں حصہ جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ ایک لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں یا گائے کے دو حصے چاہیے۔ (فتاوی نوریہ، جلد03، صفحہ 504، مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9607

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاولی 1447ھ/06 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net